محو دار ہو رہا ہو۔ اسی طرح اسلام کی نگاہ میں صلاح صرف اس حالت کا نام ہے کہ انسان پوری زندگی خدا کی ہدایت کے تحت بسر کر رہا ہو اور اس سے روکنے اور غیر اللہ کی غلامی پر مجبور کرنے والی کوئی قوت برسرِ عمل نہ ہو، چاہے اس حالت کے پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لیے معرکہ ہائے جنگ بار بار کیوں نہ برپا ہوں اور عوام کو اس سلسلہ میں کتنی ہی پریشانیوں کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔ اس نظریۂ صلاح و فساد کے تحت بہت سے وہ لوگ جو اعلیٰ درجہ کے شرفا سمجھے جاتے ہیں درحقیقت اشرار میں شمار ہوں گے اور بہت سے امن پرور مفسدین قرار پائیں گے۔ دوسری طرف بہت سے وہ ہاتھ جو تلوار سونتے ہوں گے اور انسانی خون سے رنگین ہو رہے ہوں گے، امن پھیلانے والے ہاتھ سمجھے جائیں گے۔ ظاہر بات ہے کہ اگر نظامِ حق کی اطاعت امن پروری ہے تو پھر ہر امن پرور کا فرض ہے کہ وہ نظامِ باطل کے خلاف بغاوت کرے۔ اس کا نام افساد فی الارض نہیں ہو سکتا۔

ایک ضروری تصحیح

ترجمان القرآن کے گزشتہ پرچے (جلد ۳۰- عدد ۳) میں رسائل و مسائل کے باب میں جو سوالات و جوابات شائع ہوئے ہیں، ان میں سے حسب ذیل کو سہواً مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے نام سے منسوب کر دیا گیا ہے۔

۱- بہار کا خونی حادثہ اور مسلمان۔
۲- خدا کی صفت خلق کی حقیقت
۳- شیطانی وساوس
۴- عصمت کی حفاظت کے لیے خودکشی
۵- موجودہ ہڑتالیں اور حق پسند مسلمان۔

ان عنوانات کے تحت سوالات کے جو جوابات درج ہیں وہ میرے قلم سے ہیں۔ رسالہ کی فہرست میں تصحیح کر لی جائے۔ (نعیم صدیقی)